البانیا سے آنے والے وفد کی ملاقات

بعد ازاں البانیا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ ملک البانیا سے 21 افراد پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا جس میں 10 غیر احمدی اور 11 احمدی افراد شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر مہمانوں نے بتایا کہ البانیا میں 70 فیصد مسلمان ہیں اور 20 فیصد عیسائی ہیں۔ اور البانیا دنیا کے اُن چند ممالک میں سے ہے جہاں مذہبی رواداری قوم کی بنیاد ہے۔

مہمانوں نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کا انتظام بہت اچھا تھا۔ ہر کام منظم تھا اور اتنے زیادہ لوگ بغیر کسی پریشانی کے اس جلسہ میں شامل تھے۔ مجھے یہ انتظام دیکھ کر بہت زیادہ خوشی ہوئی۔

☆ **ایک مہمان جو لمبا عرصہ فوج میں مختلف عہدوں پر رہے انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** بحیثیت ایک سابق فوجی، میرے لئے سب سے اہم خوبی اس جلسہ میں نظم و ضبط کا خیال تھا کہ کس طرح ہزار ہا افراد بنا کسی لڑائی جھگڑے کے نہایت سکون کے ساتھ تین دن تک جلسہ کی کارروائی سے مستفید ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ مذہبی طور پر Orthodox عیسائی ہیں لیکن جب جماعت کا پیغام 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' کو دیکھا تو مجھے بادلوں والے آسمان میں سورج کی کرن نظر آئی اور میں نے عملی طور پر اس ماٹو کا نظارہ یہاں اس جلسہ میں دیکھا۔ افراد جماعت میں رضاکارانہ خدمات کے جذبہ کا یوں پایا جانا بھی ایک خوشکن تجربہ تھا کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی مہمانوں کو پانی پلا کر نہایت مسرت محسوس کر رہے تھے۔ میں نے یہاں جو بھی محبت، پیار، رواداری، امن، سکون دیکھا ہے اس کے متعلق واپس جا کر اپنے دوستوں کو بتاؤں گا۔

☆ **ایک مہمان حیدر صاحب نے بتایا کہ:** انہوں نے ایک خواب کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ انہوں نے اپنی ایک خواب بیان کی کہ چند سال قبل جبکہ ابھی انہیں جماعت کے بارہ میں کوئی معلومات نہیں تھیں، ایک رات انہوں نے خواب دیکھا کہ وہ ایک دوست کے ہمراہ ہیں اور اس وقت انہیں اذان کی آواز سنائی دیتی ہے۔ چنانچہ وہ اور ان کے دوست نماز پڑھنے کے لئے ایک پہاڑ پر چلنے لگتے ہیں اور غالباً پہاڑ کی چوٹی پر نماز پڑھائی جانی ہے۔ جب وہ بلندی پر پہنچے تو وہاں انہیں مختلف داڑھیوں والے افراد نظر آئے جو ایک دوسرے کو دھکا دے رہے ہیں اور مار پیٹ کر رہے ہیں۔ کہیں آگ لگی ہوئی ہے اور ایک عجیب خوفناک صورتحال ہے۔ اس پر حیدر صاحب اپنے دوست سے کہتے ہیں کہ یہاں سے نکلو ورنہ یہ لوگ ہمیں بھی مار دیں گے۔ چنانچہ وہ وہاں سے روانہ ہوتے ہیں اور تھوڑی ہی دوری پر انہیں ایک سرسبز و شاداب وادی نظر آتی ہے جو چاروں اطراف سے خوبصورت تناور درختوں سے گھری ہوئی ہے۔ اس وادی میں سفید لباس میں ملبوس نمازیوں کی ایک کثیر تعداد انتہائی نظم و ضبط کے ساتھ نماز کیلئے صف آراء ہے اور ان کے سامنے ایک شخص کھڑا ہے جو ان کی امامت کر رہا ہے۔ میں اپنے دوست سے پوچھتا ہوں کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو وہ مجھے بتاتا ہے کہ یہ احمدی لوگ ہیں اور اتنے میں میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ اس وقت میں جماعت کے نام سے بھی واقف نہ تھا اور نہ میرا کسی احمدی سے رابطہ تھا۔ یہی خواب میرے قبول احمدیت کا موجب بنی۔

حیدر صاحب نے اپنی ایک دوسری خواب بیان کرتے ہوئے بتایا کہ وہ دیکھتے ہیں کہ ان کے گھر میں کوئی بیمار ہے اور وہ ڈاکٹر کو تلاش کرتے ہیں۔ اسی اثنا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ان کے گھر میں تشریف لاتے ہیں اور انہیں مکمل اطمینان ہو جاتا ہے کہ اب ان کے سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ اس پر حضوانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا خدا آپ کی تمام پریشانیاں اور تکلیفیں دور کرے۔

حیدر صاحب نے یہ بھی بتایا کہ چند ماہ قبل ان کا اکلوتا بیٹا عزیز انس جو اب اٹھارہ ماہ کا ہے، شدید بیمار ہو گیا اور یہاں تک کہ ڈاکٹروں نے بھی جواب دے دیا۔ ایسی حالت میں عزیز کو خصوصی طیارہ کے ذریعہ اٹلی کے ایک ہسپتال میں لے جایا گیا۔ اس دوران حضور انور کی خدمت میں متعدد مرتبہ دعائیہ خطوط لکھے گئے اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے کئی ماہ ہسپتال میں علاج کے بعد معجزانہ طور پر عزیز کو شفا عطا فرمائی۔ حیدر صاحب نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا کہ حضور انور نے ان کے خاندان کیلئے ہر مسئلہ و پریشانی کے موقع پر دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے ہر مرتبہ اپنے فضل سے ان کی حفاظت و نصرت فرمائی۔

☆ **ایک مہمان سنان بریشا نائے (Sinan Breshanaj) نے بتایا کہ** یہ ان کے لئے عظیم الشان سعادت ہے کہ انہیں تیسری مرتبہ خلیفۃ المسیح سے ملنے کا موقع مل رہا ہے۔ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں البانیا تشریف لانے کی درخواست کی اور عرض کی کہ حضور انور کی سرزمین البانیا میں تشریف آوری پوری البانین قوم کیلئے عظیم الشان سعادت کی موجب ہوگی۔

☆ **ایک مہمان لمتوڑ ابڑالیو (Lumtor Ibraliu) صاحب نے** جو ایک سکول کے ڈائریکٹر ہیں اور پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے ہیں، بتایا کہ البانین منشور کے مطابق اسکول کی تعلیم اور مذہب کو بالکل الگ رکھا جاتا ہے۔ جبکہ اس جلسہ میں شامل ہو کر مجھے پتہ لگا کہ مذہب اور تعلیمی مراکز کے درمیان ایک گہری مشابہت پائی جاتی ہے کیونکہ وہ دونوں ہی معاشرہ میں اعلیٰ انسانی اخلاق کو قائم کرنے کیلئے کوشاں ہیں۔ بحیثیت ڈائریکٹر مجھے احساس ہے کہ ایک تعلیمی درسگاہ کو چلانا کس قدر مشکلات کا حامل ہے جبکہ اس جلسہ میں ہزار ہا افراد کا اس قدر اطاعت و سکون کا مظاہرہ کرنا اور جماعت کا اپنے امام کی آواز پر لبّیک کہنا قابل رشک ہے۔

☆ **وفد کے ایک ممبر آرتوگریل درویشی (Artogrel Dervishi) صاحب** جنہوں نے جلسہ کے موقع پر ہی بیعت کی تھی، حضور انور کی خدمت میں اپنے لئے اور اپنی والدہ اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور ایمان و تقویٰ میں ترقیات کیلئے دعا کی درخواست کی۔ **حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔**

☆ **ایک البانین مہمان Perikli Lleshi (پیرکلی لیشی) جو مقامی بلدیہ کے نائب صدر ہیں نے کہا کہ:** انہوں نے گزشتہ سال بھی جلسہ میں شمولیت اختیار کی تھی اور امسال جو چیز انہیں نمایاں طور پر نظر آئی وہ جرمنی نژاد احباب کی غیر معمولی حاضری تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس جلسہ میں ہمیں یہ بھی نظر آیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے علاوہ دیگر تمام مسلمان فرقوں میں صرف دعاوی اور لفاظی ہی نظر آتی ہے جبکہ اسلام کا حقیقی عملی نمونہ صرف جماعت احمدیہ کا ہی طرہ امتیاز ہے۔

☆ **بیعت کی تقریب میں شامل ہونے والے ایک البانین مہمان ایڑوین صاحب نے بتایا:** مجھے اس جلسہ میں دو باتوں نے بہت متاثر کیا ہے۔ ایک تو بیعت کی تقریب تھی۔ جماعت سے متعارف ہونے سے پہلے میں نے حدیثوں کی کتاب میں پڑھا تھا کہ جب امام مہدی علیہ السلام نازل ہوں گے تو ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اُن کی بیعت میں شامل ہو۔ چنانچہ بیعت میں شامل ہو کر اُن کی عجیب قلبی کیفیت تھی۔ دوسری بات جس نے مجھے بہت متاثر کیا وہ ایک کثیر تعداد میں سعید الفطرت روحوں کا خوابوں کے ذریعہ خبر پا کر جماعت میں شامل ہونا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ واقعی الٰہی جماعت ہے اور اللہ تعالیٰ خود دلوں کو اس جماعت کی طرف کھینچ رہا ہے۔

☆ **ایک نوجوان نے عرض کیا کہ** میرے گھر والے سب حضور انور کو سلام کہتے ہیں۔ میرے برادر نسبتی کی خواہش تھی کہ وہ جلسہ پر آئے لیکن وہ آ نہیں سکا۔ اس نے کہا تھا کہ میری طرف سے ایک ملین دفعہ حضور انور کو سلام کہنا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ایک ملین سے بڑھ کر میری طرف سے بھی سلام کہہ دیں۔

ملاقات کا یہ پروگرام ایک بج کر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور نے وفد کے سب ممبران کو ازراہِ شفقت قلم عطا فرمائے۔

وفد کے ہر ممبر نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ وفد کے ممبران حضور انور سے شرف مصافحہ پاتے ہوئے حضور انور کا ہاتھ چومتے اور اپنے رخساروں کے ساتھ لگاتے اور روتے تھے۔ کبھی اپنے چہرے حضور انور کے بازو کے ساتھ لگاتے اور کبھی کندھے پر لگاتے اور فرطِ جذبات سے روتے جاتے۔

ایک نومبائع دوست اپنی اہلیہ کیلئے انگوٹھیاں لائے تھے۔ انہوں نے حضور انور کے ہاتھ میں دیں کہ ان کو تبرک کر دیں۔ حضور انور نے یہ انگوٹھیاں اپنی اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ والی انگوٹھی کے ساتھ مس کیں۔ یہ نوجوان یہ بابرکت انگوٹھیاں پا کر بے حد خوش تھا اور آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔